آفتاب کے بعد........ہم گنا ہوتی ہے یا نصف النہاری آسمان کی ستر لین گنا۔ اگرچہ کہ حدتِ نور میں کمی مذکور بالا واقعات میں عمل میں آتی ہے تاہم اِس قابلِ لحاظ کمی کو انسانی آنکھ ایک لوکارتمی دریافت کنندہ کی حیثیت سے پہچان جاتی ہے ایسے موقع پر ہم سب رب العزت کی حمد وثنا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ فبای آلاء ربکما تکذبٰن۔ روزن برگ نے آسمان کی سرخی کے مسئلہ کی بھی تحقیق کی ہے۔ اس نے طیف پیماؤں کے ذریعہ پیمائش کر کے بتلایا ہے کہ آفتابی افق °۱۴ یا اس سے زیادہ کے آفتابی نشیبوں پر سرخ ہو جاتا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ جھٹ پٹے کے آخری باقیات اس وقت غائب ہو جاتے ہیں جبکہ سورج افق سے °۱۸ نیچے اتر آتا ہے اور سابقہ بحثوں کے نتائج کے پیش نظر کہ جھٹ پٹے کی حدت تنویز بحری (°۱۲) اور فلکیاتی (°۱۸) کی حدود میں گھٹتی ہے اس امر کی سفارش کی جا سکتی ہے کہ °۱۵ کے اطراف سورج کے نشیب کو "شفق احمر" کے تعین کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اِس مرحلہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ گرما کے مہینوں کی شدت کے دوران عشاء کے وقت کے تعین کا کیا معیار ہونا چاہیے جبکہ اونچے عرض البلد پر افق سے °۱۵ نیچے بھی غروب ہو نہیں پاتا؟ مثلاً ابرڈین کے عرض البلد پر ۲۱ مئی اور ۲۱ اگست کو سورج کا نشیب افق سے °۷-۱۲ ہوتا ہے جبکہ ۲۱ جون کو اس کے متناظر جو نشیب ہے وہ °۴-۹ کا ہے۔ اِن حالات میں ڈیوزبری مسجد کے مولانا قاسمی نے عشاء کا وقت غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد تجویز کیا ہے۔ یہی وقت دورِ جدید کے ماہرینِ فقہ اسلامی نے بھی مقرر کیا ہے۔

شفق احمر کا اصول امام شافعی اور دیگر اماموں کا پیش کردہ ہے۔ ایک اور اصول بھی ان ہی حضرات سے موسوم ہے وہ یہ کہ مغرب کا وقت محدود ہے اور بنا بریں ختم ہو جاتا ہے اس مدت کے دوران جو اذان کے دیے جانے اقامت اور سات رکعتوں کی ادائی کے لیے درکار ہے۔

(انگریزی مقالہ کا اردو ترجمہ: ڈاکٹر سید محفوظ علی)

تشریح وتوضیح

جناب ڈاکٹر حسن الدین صاحب

جناب طارق منیر (عثمانیہ) اس وقت ابیرڈین یونیورسٹی میں میکانیکل انجینیرنگ کے لکچرر ہیں اور سورج سے توانائی ان کی تخصیص ہے۔

۱۹۸۰ء کے لگ بھگ ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اوقات صلوٰۃ کو کمپوٹرایا جائے۔ اوقات صلوٰۃ کا راست تعلق عرض البلد۔ طول البلد اور سطح سمندر سے اونچائی پر ہے۔ کمپوٹر پر ان معلوم باتوں (عرض البلد۔ اور سطح سمندر سے اونچائی) کی مدد سے ایک سکنڈ میں اوقات صلوٰۃ معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن کمپوٹرانے سے قبل ریاضی کے اصولوں کے تحت معلوم باتوں اور اوقات صلوٰۃ کے باہمی ربط کا فارمولا بنانا ضروری تھا اور اس کے لیے چند بنیادی باتوں کی ضرورت تھی۔ جناب طارق منیر کو تین سال تک یہ متعلقہ معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ ۱۹۸۳ء میں ان کو عبدالواسع صاحب پروفیسر دینیات و فلکیات جامعہ عثمانیہ کی مایہ ناز تصنیف "معیار الاوقات" کا پتہ چلا۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر دنیا میں واحد کتاب ہے۔ کسی اور زبان میں اتنا جامع کام نہیں ہوا۔ اس کتاب میں معلوم باتوں اور اوقات صلوٰۃ کے باہمی ربط کو جدولوں کی مدد سے متعین کیا گیا ہے۔ اس اہم اور مشکل میدان میں پروفیسر عبدالواسع صاحب کو بنیادی کام کرنے کی سعادت اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ وہ بیک وقت فلکیات اور دینیات کے عالم تھے۔ ان کی تحقیقات لائق صد تحسین ہیں۔

جناب طارق منیر نے پروفیسر عبدالواسع کی کتاب کی مدد سے ۱۹۸۵ء میں ایک رسالہ Algorithum and Computer programme for prayer time کے نام سے شائع کیا جس کا اردو ترجمہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ء کے روزنامہ سیاست میں "تعین اوقات صوم و صلوٰۃ" کے عنوان کے تحت شائع ہوا۔

طارق منیر اسلامی دنیا کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے پروفیسر عبدالواسع کی کاوش سے انگریزی دانوں کو بھی استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ لیکن موصوف نے اس سے آگے بھی ایسی سمت میں قدم اٹھایا جس پر علماء کی نظر ضرور تھی لیکن کوئی سائنٹفک حل موجود نہ تھا۔

پروفیسر عبدالواسع صاحب کی کتاب کی مدد سے ایسے مقامات کی حد تک اوقات صلوٰۃ معلوم نہیں کیے جا سکتے ہیں جو $48\frac{1}{2}$ عرض البلد (شمال) سے اوپر یا $48\frac{1}{2}$ عرض البلد (جنوب) سے نیچے واقع ہیں۔

اپریل ۱۹۸۸ء میں طارق منیر نے اپنی تحقیقات کو ایک علمی رسالہ کی شکل میں پیش کیا جس کا عنوان ہے Prayer timings for the Higher latituds یہ مختصر رسالہ تحقیقی نوعیت کا ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ ان تحقیقات کو عام فہم انداز میں تحقیقاتِ اسلامی کے

قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

½ ۴۸ عرض البلد (شمالی) سے اوپر اور ½ ۴۸ عرض البلد (جنوبی) سے نیچے کے مقامات کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ان مقامات پر سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی روشنی کی موجودگی کی وجہ سے شرعی رات نہیں ہوتی اور صلوٰۃ عشاء کا وقت نہیں آتا۔ یہ ایک شرعی دشواری ہے۔ یہیں پر ہمارے علماء فقہ کی علم کی گہرائی اور وسیع معلومات کا اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (۷۰۰ء تا ۷۶۷ء) اور امام شافعیؒ (۷۶۷ء تا ۸۱۹ء) اس دشوار صورتِ حال سے نہ صرف یہ کہ واقف تھے بلکہ ہر دو نے اس دشواری کا شرعی حل بھی پیش کیا۔

یہاں ایک قانونی اصطلاح کی وضاحت ضروری ہے جس کو ہمارے فقہاء نے بھی تسلیم کیا ہے اس کو Doctrine of cypres کہتے ہیں۔ یعنی شرعی احکام کی تعمیل میں حالات اور مقام کے لحاظ سے کوئی دشواری پیش آئے تو اس سے قریب ترین مقام کے احکام کی پابندی کی جائے۔ مثلاً اگر کسی نے کچھ رقم وقف کی کہ اس سے فلاں جگہ مسجد تعمیر کی جائے اور بعد میں اس جگہ کے حصول میں قانونی موانعات پیدا ہو جائیں یا یہ محسوس کیا جائے کہ وہاں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے باعث مسجد کی تعمیر مناسب نہیں تو Doctrine of cypres کے تحت کسی قریبی مقام پر جہاں یہ موانعات نہ ہوں مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے۔ انتہائی شمالی اور انتہائی جنوبی مقامات پر شرعی رات نہ ہونے اور صلوٰۃ عشاء کا وقت نہ آنے کی دشواری کو ہر دو ائمہؒ نے اسی اصول Doctrine of Cypres کے تحت حل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے اس غیر معمولی صورت حال میں قریب ترین دن (اقرب الایام) کا حل پیش کیا ہے۔ یعنی اگر ابرڈین میں یکم مئی سے صلوٰۃ عشاء کا وقت نہ آنے کی دشواری لاحق ہوتی ہے تو امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کے مطابق ابرڈین میں ۳۰ اپریل کے اوقاتِ صلوٰۃ کو معیار بنا کر ان کی پابندی کی جائے گی۔

امام شافعیؒ نے اس دشواری کا حل Doctrine of cypres ہی کے تحت یہ پیش کیا کہ جس مقام پر عشاء کی نماز کا وقت نہ آنے کی دشواری پیش آتی ہے وہاں اس سے قریب ترین ایسے مقام کے اوقات کی پابندی کی جائے جہاں یہ دشواری لاحق نہیں ہوتی گویا اقرب البلد کا اصول پیش کیا۔ مثلاً ابرڈین میں یہ دشواری لاحق ہوتی ہے تو ابرڈین سے قریب ترین ایسے مقام کی پابندی کی جائے گی جو ½ ۴۸ عرض البلد پر واقع ہوں۔

اس کے علاوہ متاخرین علمار فقہ نے بھی دو حل پیش کیے۔ ایک حل یہ ہے کہ سورج کے غروب اور طلوع کے درمیانی وقفہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ کو رات اور دوسرے کو دن تصور کیا جائے اور اس تقسیم کے بموجب اوقات صلوٰۃ کا تعین کیا جائے۔

مولانا ظفر علی تھانوی نے بھی اسی طرح کا ایک حل پیش کیا جس میں غروب آفتاب اور طلوع کے درمیانی وقفہ کو سات حصوں میں تقسیم کرکے پہلے چھ حصوں کو رات اور ساتویں حصہ کو دن شمار کیا جائے اور اس کے بموجب اوقاتِ صلوٰۃ کا تعین کیا جائے۔

ادارۂ تحقیق

کی مطبوعات کے علاوہ دوسرے مکتبوں کی دینی کتب بھی آپ ہم سے طلب کرسکتے ہیں۔ بعض کتابوں کے نام یہاں دیئے جارہے ہیں۔

۱۔ بخاری شریف اردو ترجمہ مکمل ۳ جلدوں میں	۳۰۰/=	۱۵۔ معاشیات اسلام مولانا مودودیؒ	۲۵/=
۲۔ مسلم شریف اردو ترجمہ ۶ جلدوں میں	۳۰۰/=	۱۶۔ سود مولانا مودودیؒ	۱۸/=
۳۔ مشکوٰۃ المصابیح اردو ترجمہ مکمل ۳ جلدوں میں	۱۹۵/=	۱۷۔ یہودیت و نصرانیت "	۳۰/=
۴۔ تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد	۶۰/=	۱۸۔ خلافت و ملوکیت "	۳۰/=
۵۔ غبار خاطر "	۴۰/=	۱۹۔ معروف و منکر مولانا جلال الدین عمری	۳۵/=
۶۔ خطبات آزاد "	۵۰/=	۲۰۔ خدا اور رسول کا تصور "	۳۰/=
۷۔ مسلمان عورت (ترجمہ) "	۲۰/=	۲۱۔ عورت اسلامی معاشرے میں "	۲۵/=
۸۔ عزیمت و دعوت "	۸/=	۲۲۔ قرآن مجید کا تعارف مولانا صدر الدین اصلاحی	
۹۔ اصحاب کہف "	۸/=	۲۳۔ دین کا قرآنی تصور "	
۱۰۔ انتخاب الہلال "	۳۵/=	۲۴۔ اسلام - ایک نظر میں "	۱۵/=
۱۱۔ اسلامی فقہ مولانا منہاج الدین مینائیؒ	۷۰/=	۲۵۔ تحریکِ اسلامی ہند "	
۱۲۔ یادِ رفتگاں ماہر القادری	۴۰/=	۲۶۔ زادِ راہ مولانا جلیل احسن ندوی	۳۰/=
۱۳۔ الجہاد فی الاسلام مولانا مودودیؒ	۴۰/=	۲۷۔ سفینۂ نجات "	
۱۴۔ سیرت سرورِ عالم " اول ۶۰/= دوم ۸۵/=		۲۸۔ اسلام کا تصورِ مساوات مولانا سلطان احمد اصلاحی	۲۰/=

ملنے کا پتہ

مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی ۔ پان والی کوٹھی ۔ دودھ پور ۔ علی گڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۱